رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ — ٹیلیفون نمبر ۹۱

إنَّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ أن یبعثک ربک مقاماً محمودا

اللہ اکبر

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ "الفضل" قادیان

شرح چندہ پیشگی
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی

الفضل قادیان

روزنامہ

THE DAILY
ALFAZLQADIAN

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہندوستان

جلد ۲۵ | مورخہ ۲۳ ذیقعدہ ۱۳۵۵ھ | یوم شنبہ | مطابق ۶ فروری ۱۹۳۷ء | نمبر ۳۰

مدینۃ المسیح

قادیان ۶ فروری سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج نو بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو درد شکم کی تخفیف ہے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر تعلیم و تربیت آج سلسلہ کے بعض اہم امور کی سرانجام دہی کے لئے دہلی تشریف لے گئے۔

آج ساڑھے چھ بجے کی ٹرین سے صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب ابن حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے اور صاحبزادہ مرزا سعید احمد صاحب ابن جناب مرزا عزیز احمد صاحب عازم لنڈن ہوئے۔ سٹیشن پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بھی تشریف لے گئے۔ اور دعا فرمائی۔ احباب دعا کریں۔ کہ خدا تعالیٰ صاحبزادگان کو بخیریت منزل مقصود پر پہنچائے۔ اور کامیابی عطا کرے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ کے خالص دوستوں کی علامتیں

(۳)

"۱۵۔ پندرھویں علامت ان کی علم قرآن ہے قرآن کریم کے معارف اور حقائق و لطائف جس قدر ان لوگوں کو دیئے جاتے ہیں۔ دوسرے لوگوں کو ہرگز نہیں دیئے جاتے۔ یہ لوگ وہی مطہرون ہیں۔ جن کے حق میں اللہ جلشانہ فرماتا ہے۔ لا یمسہ الا المطہرون۔

۱۶۔ ان کی تقریر و تحریر میں اللہ جلشانہ ایک تاثیر رکھ دیتا ہے۔ جو علمائے ظاہری کی تحریروں و تقریروں سے نرالی ہوتی ہے۔ اور اس میں ایک ہیبت اور عظمت پائی جاتی ہے۔ اور بشرطیکہ حجاب نہ ہو۔ دلوں کو پکڑ لیتی ہے۔

۱۷۔ ان میں ایک ہیبت بھی ہوتی ہے جو خدا تعالیٰ کی ہیبت سے رنگین ہوتی ہے کیونکہ خدا تعالیٰ ایک خاص طور پر ان کے ساتھ ہوتا ہے۔ اور ان کے چہروں پر عشق الٰہی کا ایک نور ہوتا ہے۔ جو شخص اس کو دیکھ لے۔ اس پر نار جہنم حرام کی جاتی ہے۔ ان سے ذنب۔ اور خطا بھی صادر ہو سکتا ہے۔ مگر ان کے دلوں میں ایک آگ ہوتی ہے۔ جو ذنب اور خطا کو بھسم کر دیتی ہے۔ اور ان کا خطا ٹھہرنے والی چیز نہیں۔ بلکہ اس چیز کی مانند ہے۔ جو ایک تیز چلنے والے پانی میں بہتی ہوئی چلی جاتی ہے۔ سو ان کا نکتہ چین ہمیشہ ٹھوکر کھاتا ہے۔" (ازالہ اوہام حصہ دوم)

تحریکِ جدید کی طوعی مالی قربانی میں شامل ہونیکی آخری تاریخ ۱۵ فروری ۱۹۳۷ء ہے

تحریکِ جدید کے چندہ میں پانچ روپے سے کم کی رقم نہیں لی جاتی

ایک جماعت کے سکرٹری مال کی طرف سے تیسرے سال کی مالی تحریک میں حصہ لینے والوں کی فہرست جب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور پیش ہوئی۔ تو اس میں صرف ایک دوست کا وعدہ ۱۵ روپے کا تھا۔ اور باقی آٹھ دوستوں کا وعدہ ایک ایک دو دو روپیہ کا درج تھا۔ اس پر حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے لکھا:۔ "یہ تحریک صرف ایسے لوگوں کے لئے ہے جو پانچ روپے یا اس سے زائد چندہ دے سکیں"۔ پس احباب کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ تحریکِ جدید کے چندے میں پانچ روپے سے کم کا وعدہ نہیں لیا جاتا۔ اور حضور نے تحریکِ جدید کے سب سے پہلے خطبہ میں جو ۲۳ نومبر ۱۹۳۴ء کو پڑھا فرما دیا تھا۔ کہ "جو لوگ پانچ روپے سے کم حیثیت رکھتے ہیں۔ وہ نہ میرے مخاطب ہیں۔ اور نہ ان کے ثواب میں کمی آتی ہے۔ کیونکہ خدا تعالےٰ ان کے دلوں کو دیکھتا ہے"۔

چونکہ آجکل بعض فہرستوں میں پانچ روپے سے کم کے وعدے بھی آتے ہیں۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ایسا وعدہ کرنے والوں سے کہہ دینا چاہیئے کہ پانچ روپے سے کم کا وعدہ نہیں لیا جاتا۔ ایسے دوست اگر تحریکِ جدید کی مالی تحریک میں شامل ہو کر ثواب لینا چاہیں۔ تو انہیں چاہیئے کہ اپنے وعدوں کو کم از کم پانچ روپے تک کر دیں۔

فنانشل سکرٹری تحریکِ جدید قادیان

اعلان قابلِ توجہ موصیان حصہ آمد و حصہ جائداد

مجلس مشاورت ۱۹۳۶ء میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا تھا۔ کہ موصیان حصہ آمد اپنی وصایا میں اضافہ کریں۔ اور موصیان حصہ جائداد حصہ وصیت زندگی میں ادا کرنے کی کوشش کریں۔ حضور کے اس ارشاد پر اکثر دوستوں نے لبیک کہتے ہوئے حصہ آمد میں اضافہ کیا ہے۔ مگر ابھی تک بعض دوستوں نے توجہ نہیں کی۔ دوسری مجلس مشاورت بھی قریب آ رہی ہے۔ گو یہ اضافہ لازم نہیں کیا گیا۔ مگر موصیان کے اخلاص کا تقاضا ہے۔ کہ حصہ آمد میں سے ایک موصی بھی ایسا نہ رہے۔ جس نے اپنی وصیت میں اضافہ نہ کیا ہو۔ مجلس مشاورت سے پہلے پہلے سب موصیان حصہ آمد کا نام فہرست اضافہ وصایا میں آ جانا چاہیئے۔ تاکہ مجموعی طور پر کل موصیان حصہ آمد کے نام حضور کی خدمت میں دعا کے لئے پیش کئے جا سکیں۔

سکرٹری مقبرہ بہشتی قادیان

احراری پارٹی کو امرتسر میں شکستِ فاش

احراری امرتسر کو اپنا مرکز قرار دیتے ہیں۔ ملاحظہ ہو اشتہار "انکشافِ راز" منجانب سکرٹری مجلسِ احرار امرتسر مطبوعہ نذیر پرنٹنگ پریس امرتسر جس میں لکھا ہے:۔ "...... اور ان (مخالفین احرار) کی توجہ کا مرکز امرتسر ہے۔ امرتسر اس لئے کہ یہ احرار کا مرکز ہے"۔

احرار کے اس مرکز (امرتسر) کے شہری حلقہ سے پنجاب اسمبلی کی مسلم نشست کے لئے تین امیدوار تھے۔

(۱) ڈاکٹر سیف الدین صاحب کچلو بیرسٹرایٹ لا

(۲) شیخ محمد صادق صاحب بیرسٹرایٹ لا

(۳) شیخ حسام الدین صاحب بی۔ اے

آخر الذکر ہر دو امیدوار تو عرصہ سے اپنی کامیابی کے لئے تگ و دو کر رہے تھے۔ لیکن ڈاکٹر سیف الدین صاحب کچلو نے انتخابات سے مہینہ ڈیڑھ مہینہ پہلے میدانِ انتخاب میں قدم رکھا۔ احرار نے اس انتخابی مہم کو فیصلہ کن جنگ قرار دیا۔ اور اپنی کامیابی کے لئے طرح طرح کے ہتھکنڈوں سے کام لیا اپنی تحریروں۔ تقریروں میں شور برپا کر کے چیخ و پکار کی۔ کہ اگر احراری نمائندہ کو ناکامی ہوئی۔ تو احمدیوں کی فتح ہو گی۔ اور ان کے گھروں میں گھی کے چراغ روشن کئے جائیں گے۔ احراری شریعت کے امیر نے تو رو رو کر اور خدا اور رسول کا واسطہ دے کر ووٹ مانگے۔ اور کہا "سکا تو ہماری کوتاہیوں کو نظر انداز کرتے ہوئے ہم کو ووٹ دو۔ اور مرزا محمود کی پیشگوئی (میں دیکھتا ہوں۔ کہ احرار کے پاؤں تلے سے زمین نکلتی جا رہی ہے) کے پورے ہونے میں روک بن جاؤ۔ اگر ہمیں امرتسر میں شکست ہوئی۔ تو قادیانی پیشگوئی تمہارے ہاتھوں سے پوری ہو جائیگی"۔ آخر امرتسر میں احرار کو شکست ہوئی۔ جو ان فریب کاریوں اور روبہ بازیوں سے ٹل نہ سکی۔

امرتسر میں شیخ حسام الدین احراری کی شکست۔ مجلس احرار کی شکست کیونکر ہے اس کا ثبوت احرار کی تحریر سے ہی پیش کیا جاتا ہے۔ جو انیس نام نہاد مقامی انجمنوں کے عہدہ داروں کے دستخطوں سے شائع کرائی گئی تھی۔ اور جس میں لکھا تھا۔ "صادق اور سیف کی شکست ان کی ذاتی شکست ہو گی۔ مگر حسام الدین کی شکست کا صریح مطلب یہی ہو گا۔ کہ مجلس (احرار) کو ناکامی ہوئی ہے۔ اور اس وقت تو حکومت و مرزائیت کے ہاں گھی کے چراغ روشن کئے جائینگے"۔ (اشتہار "صلائے عام" مطبوعہ ورکرز پریس امرتسر)

امرتسر کے کل مسلم ووٹران کی تعداد اٹھارہ ہزار تھی۔ جن میں سے ۱۲۱۷۷ نے حق رائے دہی استعمال کیا۔ ڈاکٹر سیف الدین صاحب کچلو نے سب سے زیادہ یعنی ۴۳۸۸ ووٹ حاصل کئے۔ شیخ محمد صادق صاحب کے حق میں ۳۹۰۳ ووٹ پڑے۔ اور حسام الدین احراری نے ۳۸۸۶ ووٹ حاصل کر کے مجلس احرار کی شکست کا سامان فراہم کیا۔ امرتسر میں الیکشن کے سلسلہ میں احرار کی جو درگت ہوئی اس کا مفصل ذکر کسی آئندہ

درخواستِ دعا۔ مولوی چراغ دین صاحب مبلغ سرحد کی اہلیہ صاحبہ چند دنوں سے زیادہ بیمار ہیں

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۲۳ ذیقعدہ ۱۳۵۵ھ

کشمیر کے احمدیوں پر مظالم

ذمہ وار اعلیٰ حکام فوری توجہ فرمائیں

حکومتِ کشمیر کے بعض حکام کا رویہ ایک عرصہ سے کشمیر کے احمدیوں کے متعلق اس قسم کا چلا آ رہا ہے۔ جو عدل و انصاف کے صریح خلاف ہے۔ اور اس کا نتیجہ یہ رونما ہو رہا ہے۔ کہ قلیل التعداد احمدی باوجود امن پسند اور پابند قانون ہونے کے ایک طرف تو عام لوگوں کے ظلم و ستم کا نشانہ بنے ہوئے ہیں۔ اور دوسری طرف نہ صرف ان کی دادرسی نہیں ہوتی۔ بلکہ انہیں مزید مصائب میں مبتلا کر کے فتنہ پردازوں اور مفسدوں کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔

ہمیں یہ معلوم کر کے بے حد صدمہ اور تکلیف ہوئی۔ کہ اس قسم کا سلوک آج کل علاقہ بھدرواہ کے احمدیوں سے کیا جا رہا ہے۔ جہاں کے متعلق سنا گیا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے مشہور معاند میرک شاہ کی پارٹی کو ایک حاکم اعلیٰ کی حمایت حاصل ہے۔ اور وہ پارٹی کھلم کھلا احمدیوں پر ظلم و ستم کر رہی ہے۔ تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ انہی لوگوں نے موضع لدھروں کے دو تین غریب احمدیوں کے مکانات جلا دیئے۔ نہایت سختی کے ساتھ احمدیوں کا بائیکاٹ کرا کر انہیں مصائب میں مبتلا کیا۔ بے گناہ احمدیوں پر فرضی مقدمات دائر کرا کر عدالتوں میں گھسیٹا۔ اور رعایا کے ہر طبقہ کے مظلوم افراد کو عدل و انصاف سے بہرہ ور کرنے کے لئے قائم کی جانے والی عدالتوں میں احمدیوں سے یہ سلوک کیا گیا۔ کہ قابل ضمانت مقدمات کو بھی ناقابل ضمانت بنا دیا گیا۔

اب معلوم ہوا ہے۔ کہ موضع باندی پور میں بعض لوگوں نے سرکاری ملازمین اور سرکاری کارندوں کی امداد۔ اور تحریک پر ایک انجمن اس لئے بنائی ہے۔ کہ احمدیوں کو طرح طرح سے تنگ کیا جائے۔ ان کے مذہبی فرائض کی ادائیگی میں روکاوٹیں پیدا کی جائیں۔ اور بدزبانی اور بدگوئی کے ذریعہ ان کی دل آزاری کی جائے۔ چنانچہ اس انجمن کے زیر اہتمام جس میں بعض سرکاری ملازم اور پنچایت کے ممبر بھی شامل ہیں۔ اس وقت تک کئی پبلک جلسے ہو چکے ہیں۔ جن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور احمدیت کے متعلق نہایت گندہ ذہنی کا ثبوت دیا گیا ہے۔ مگر مقامی پولیس بالکل خاموش ہے۔ حتیٰ کہ وہ جلسوں کے سوا ایسے جلسوں کی رپورٹ لینے کی بھی اسے ضرورت نہیں سمجھی۔ احمدی یہ سب کچھ دیکھ اور سن رہے ہیں۔ لیکن سلسلہ کی تعلیم اور قانون کی پابندی کی وجہ سے سینوں پر غم و الم کا بوجھ رکھے خاموش ہیں۔ مخالفین اور ان کے مددگار حکام سمجھتے ہوں گے۔ کہ احمدی قلیل التعداد ہونے کی وجہ سے اور خوف کے باعث چپ ہیں۔ اور شاید اسی وجہ سے وہ ظلم و ستم میں بڑھتے جاتے ہیں۔ لیکن اصل میں یہ بات نہیں۔ چنانچہ وہاں کے احمدیوں کے جذبات کی ترجمانی کرتے ہوئے ایک ذمہ وار احمدی نے جو اطلاع بھیجی ہے۔ اس میں لکھا ہے۔ مٹھی بھر احمدی قانون کے احترام کی وجہ سے پبلک جلسوں میں بدزبانی کرنے والوں کا مونہہ بند نہیں کر سکتے۔ ورنہ روز بروز ان کی دلخراش لغویات سننے سے ایک دفعہ کا مرنا ہزار درجہ بہتر سمجھتے ہیں۔

ان الفاظ سے معلوم ہو سکتا ہے کہ نوبت کہاں تک پہونچ چکی ہے۔ اور اس علاقہ کے احمدی اپنے آپ کو کس قدر مظلوم اور ستم رسیدہ سمجھتے ہیں۔ لیکن حیرت ہے۔ کہ حکام کو اس کا علم تک نہیں۔ یا پھر علم رکھنے کے باوجود دیدہ دانستہ وہ اس لئے خاموش ہیں کہ احمدیوں کی قانونی طور پر حفاظت کرنا وہ اپنا فرض نہیں سمجھتے۔ کوئی بھی صورت ہو۔ یہ صاف بات ہے۔ کہ کوئی کمزور سے کمزور جماعت بھی اس قسم کا سلوک تادیر برداشت نہیں کر سکتی۔ اور جماعت احمدیہ تو وہ جماعت ہے۔ جو دین کی خاطر خدا تعالےٰ کی راہ میں بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنا اپنی سعادت سمجھتی ہے اس لئے وہ حکام جو یہ سمجھے بیٹھے ہیں۔ کہ احمدی خاموشی کے ساتھ ہر قسم کے مظالم برداشت کرتے چلے جائیں گے۔ اور اس طرح ان کا کشمیر کی حدود سے خاتمہ ہو جائے گا۔ وہ انتہا درجہ کی غلطی میں مبتلا ہیں۔ جماعت احمدیہ کے ہر مخلص فرد کا جبکہ یہ ایمان ہے کہ دنیا کی کوئی بڑی سے بڑی طاقت احمدیت کا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتی۔ اور نہ اس کی ترقی کے راستے میں روک بن سکتی ہے تو ریاست کشمیر کے بعض عاقبت نااندیش حکام کی کیا ہستی ہے۔ کہ ریاست کی حدود سے احمدیوں کا خاتمہ کر دیں۔ ضرورت ہے۔ کہ وہ اپنے غیر منصفانہ اور غیر عادلانہ رویہ میں تبدیلی پیدا کریں۔ احمدیوں کو کمزور سمجھ کر ستم کیشوں کے حوالے نہ کریں اور ظالموں کے ہاتھ روکیں۔ لیکن اگر وہ اپنے طریق عمل میں فوری تبدیلی نہ کریں۔ تو حکام بالا کو توجہ کرنی چاہیئے۔ ہم احمدیوں کے لئے کسی رعایت کا مطالبہ نہیں کرتے۔ کوئی امتیازی سلوک نہیں چاہتے۔ صرف انہی حقوق کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ جو ساری رعایا کو حاصل ہیں۔ اور جن سے احمدیوں کو بعض عاقبت نااندیش حکام۔ اور فتنہ پرداز عوام محروم کئے ہوئے ہیں۔ امید ہے۔ کہ حکومت کشمیر احمدیوں کی ان تکالیف کے ازالہ کی فوری کوشش کرے گی۔ جن میں وہ کچھ عرصہ سے مبتلا چلے آ رہے ہیں۔ اور جن میں کمی ہونے کی بجائے روز بروز اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ ورنہ ہمیں خطرہ ہے۔ کہ حالات سخت ناگوار صورت اختیار نہ کر لیں اور اس وقت معاملہ کا سنبھالنا مشکل ہو جائے۔

فسخ نکاح کیلئے عورتوں کا ارتداد

حال ہی میں سشن جج لائل پور نے فسخ نکاح کی ایک درخواست کا دلچسپ فیصلہ کیا ہے۔ ایک عورت ریشم بی بی نے عدالت میں درخواست کی تھی۔ کہ چونکہ اس نے عیسائی مذہب اختیار کر لیا ہے اس لئے اسے اس کے خاوند سے طلاق دلائی جائے۔ عدالت ماتحت نے درخواست منظور کر کے فسخ نکاح کی ڈگری عورت کو دیدی۔ مگر اس کے خاوند نے اس فیصلہ کے خلاف عدالت سشن میں اپیل کیا۔ اور کہا۔ کہ اگر ریشم بی بی خنزیر یا جھٹکے کا گوشت کھائے۔ تو میں اسے طلاق دے دونگا۔ عدالت کے سوال پر ریشم بی بی نے اس قسم کا گوشت کھانے سے انکار کر دیا۔ اس پر رائے بہادر لالہ گھنشیام داس نے اپیل منظور کرتے ہوئے عورت کو خاوند کے حوالے کر دیا۔

اس سے ثابت ہے۔ کہ عورتوں کا ارتداد محض فسخ نکاح کے لئے ہوتا ہے مگر باوجود اس کے عدالتیں ان کے حق میں ڈگری دے دیتی ہیں۔ جو قطعاً قرین انصاف نہیں ہے۔ سشن جج صاحب لائل پور نے

جنگوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سلوک اپنے دشمنوں سے

از شیخ محمد اسماعیل صاحب پانی پتی

انسانی زندگی کے ہر دور کے متعلق اور فضائل اخلاق کے ہر شعبہ میں جو بہترین اسوۂ حسنہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دنیا کے سامنے پیش فرمایا وہ یقیناً ہر حیثیت سے اپنی نظیر آپ ہے۔ جیسی بے نظیر تعلیم حضور نے پیش فرمائی۔ ویسا ہی عدیم المثال نمونہ آپ کے وجود میں دنیا نے دیکھا۔ آج کی صحبت میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاقِ فاضلہ کی ایک ہلکی سی جھلک ان مواقع کی دکھائی جاتی ہے۔ جبکہ جنگوں میں حضور دشمنوں پر فتح پاتے تھے۔

مفتوحین سے فاتحوں کا سلوک

جانتے ہو جب قومیں ایک دوسرے پر فتح پاتی ہیں۔ اور جب بادشاہ اپنے دشمنوں کو شکست دیتے ہیں تو مفتوح مخالفوں کے ساتھ کیا سلوک کیا جاتا ہے۔ آؤ ہم تاریخ کی زبان سے سنائیں کہیں مفتوحوں کو ظلم و تشدد سے پہاڑوں اور جنگلوں میں بھگا دیا جاتا ہے۔ اور ان کے مال و اسباب پر قبضہ کر لیا جاتا ہے جو باقی بچتے ہیں ذلیل ترین غلامی کا طوق ان کے گلے میں ڈال دیا جاتا ہے اور جبراً ان کا یہ مذہبی فرض قرار دے دیا جاتا ہے۔ کہ وہ برہمن دیوتا کی ہر ذلیل سے ذلیل خدمت انجام دیں۔ اور دم نہ ماریں۔ جیسا کہ آریہ ورت میں ہوا۔

کہیں دیکھتے ہیں کہ شہزادہ اور اس کے پجاریوں کے ہاتھوں بیت المقدس کی گلیاں کوچے اور بازار توحید پرستوں کی لاشوں سے اٹا اٹ بھر گئے۔ اور مردوں اور عورتوں بچوں اور بوڑھوں کا اتنا خون بہایا گیا۔ کہ مقدس فاتحین کے گھوڑوں کے پاؤں ٹخنوں تک خون میں لت پت ہو گئے۔ جب اتنے کشت و خون کے بعد بھی دل کی آگ نہ بجھی۔ تو بدقسمت اسیروں سے جبراً تمام لاشیں ایک جگہ اکٹھی کرائی گئیں اور سب کو جلا ڈالا گیا۔

سپین میں تین لاکھ مظلوم باشندے ملک سے ہمیشہ کے لئے جلا وطن کر دیئے گئے۔ اور جیسے جیسے مظالم ان پر ڈھائے گئے وہ خونی حروف سے تاریخ کے صفحات پر لکھے ہوئے ہیں:-

غدر ۱۸۵۷ء میں جو کچھ بدنصیب باشندگانِ ہند پر گزرا سب جانتے ہیں یہ تو خیر دور کی باتیں ہیں تھوڑا ہی زمانہ گزرا۔ جنگ یورپ کے زمانہ میں جو کچھ جرمنی نے بلجیم کے ساتھ کیا۔ وہ ہر شخص نے اخباروں میں پڑھا۔ چندہی دن ہوئے اٹلی نے ابی سینیا میں جو جو ستم ڈھائے وہ سب نے سنے۔ اور آجکل جو کچھ سپین میں ہو رہا ہے۔ وہ ساری دنیا دیکھ رہی ہے۔

غرض دنیا بھر کی تاریخ ان ہولناک مظالم سے بھری پڑی ہے۔ جو فاتح فریق نے مفتوحین پر کئے۔ اور ممالک کو جانے دیجئے۔ خود عرب میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے جو وحشیانہ برتاؤ گروہ مغلوب سے ہوتا تھا وہ بھی کچھ کم ہولناک نہیں تھا۔ اسیرانِ جنگ کے کمسن بچوں اور کمزور عورتوں کو بھی گرفتار کر کے تختۂ مشقِ ستم بنایا جاتا۔ ناک کان کاٹ کر اور آنکھوں اور زبان میں کانٹے چبھو کر چھوڑ دیتے اور وہ بدقسمت تڑپ تڑپ کر مر جاتے۔ نہ صرف یہ بلکہ مرنے کے بعد بھی ان کا جوش انتقام ٹھنڈا نہ ہوتا۔ مقتولوں کا کلیجہ نکال کر چبا جاتے اور ہاتھ ناک کان وغیرہ اعضاء کا ہار بنا کر فخریہ گلے میں پہن لیتے۔ اکثر منت مانتے کہ دشمن پر فتح پائیں گے۔ تو اس خوشی میں اس کی کھوپری میں شراب پئیں گے۔ فتح کے بعد جو حاملہ عورتیں ان کے ہاتھوں گرفتار ہوتیں۔ بڑے فخر کے ساتھ ان کے پیٹ چاک کر ڈالتے جنگ میں دشمن کے معصوم بچوں کو پکڑ لیتے اور ان کو درختوں سے باندھ کر تیروں سے ان پر نشانہ بازی کی مشق کرتے۔ غرض ؎

وہ تھے بھیڑئیے آدمی خوار سارے

سرورِ دو عالم کا اسوۂ حسنہ

ان ہولناک مظالم اور ان خونی واقعات کی موجودگی میں آیئے اور دیکھئے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جنگوں میں اپنی فوج ظفر موج کو دشمنوں کے ساتھ کس قسم کے برتاؤ کرنے کا حکم دیا اور خود ان سے کیا سلوک کیا۔

عرب کی بہیمیت کے جو نمونے آپ نے اوپر پڑھے۔ تلاش کر کے دیکھو رحمۃ للعالمین کے عہد مبارک کی ساری تاریخ میں کوئی خفیف سے خفیف واقعہ بھی اس قسم کا نہیں ملتا جب کسی مہم کے لئے کوئی لشکر حضور بھیجتے۔ تو سردار سے تاکیدی طور پر فرما دیتے کہ لا تقتلوا شیخاً فانیاً ولا طفلاً ولا صغیراً ولا امراۃً (کسی بوڑھے بچے کمسن اور عورت کو مت مارو)

کسی جنگ میں کفار کے دو تین بچے گھوڑوں کی ٹاپوں کی جھپٹ میں آکر ہلاک ہو گئے۔ حضور کو اطلاع ہوئی تو بے حد غمگین اور رنجیدہ ہوئے اور بڑی سختی سے ارشاد فرمایا۔ "خبردار بچوں کو قتل نہ کرو۔ خبردار بچوں کو قتل نہ کرو ہر جان خدا ہی کی فطرت پر پیدا ہوتی ہے۔" باندھ کر قتل کرنے یا ہاتھ پاؤں کاٹنے سے حضور نہایت سختی سے منع فرماتے نہایت تاکید فرماتے کہ دشمن سے جو عہد کرو۔ اسے ہر حال میں پورے طور پر نبھاؤ۔ جنگ بدر میں حضور کو آدمیوں کی سخت اور انتہائی ضرورت تھی۔ مگر آپ نے دو باپ بیٹوں یمان اور حذیفہ کو ان کی زبردست خواہش کے باوجود محض اس بنا پر اپنے ساتھ شریک جنگ کرنے سے انکار فرما دیا۔ کہ دونوں کو کفار کرنے یہ وعدہ دے کر مدینہ جانے دیا تھا۔ کہ ہمارے خلاف مت لڑنا۔

معاہدہ کا پاس

صلح حدیبیہ کے شرائط نامہ میں ایک شرط یہ بھی لکھی تھی۔ کہ اہل مکہ میں سے اگر کوئی شخص حضور کے پاس آجائے تو وہ آپ کو واپس کرنا ہوگا۔ معاہدہ لکھا جا رہا تھا۔ کہ عین اسی وقت کفار کے وکیل سہیل کا لڑکا ابو جندل بیڑیاں پہنے بحالِ تباہ خدمتِ نبوی میں حاضر ہوا۔ اور رو رو کر عرض کیا۔ کہ حضور میں مسلمان ہو گیا ہوں۔ مگر مجھے مکہ والوں نے زنجیروں میں باندھ کر جکڑ رکھا ہے اور میرے پر انتہائی مظالم توڑے جا رہے ہیں۔ خدا کے لئے مجھے اپنے ساتھ لے چلیں۔ اس کی دردناک حالت دیکھ کر تمام صحابہ کی آنکھوں میں خون اتر آیا۔ حضور ذرا بھی اشارہ فرما دیتے تو اسی وقت تمام مکہ خاک و خون میں لوٹتا نظر آتا۔ مگر حضور نے آبدیدہ ہو کر فرمایا ابو جندل خدا تم پر رحم کرے اور تمہارے لئے کوئی صورت نکالے افسوس ہے کہ ہم معاہدہ کر چکے۔ اور اب اس سے نہیں پھر سکتے۔ تم اپنے باپ کے پاس واپس جاؤ۔ تمام صحابہ اس دلدوز منظر کو دیکھ کر رو پڑے۔ مگر حضور اپنی بات پر قائم رہے۔ جاؤ اور تلاش کرو دنیا کی تاریخ میں۔ جنگ یا صلح کے وقت ایفائے عہد کی ایسی حیرتناک مثال کوئی نہ ملے گی۔

اسیرانِ جنگ سے سلوک

اسیرانِ جنگ کو طرح طرح کے عذاب دیکر قتل کرنے کی بجائے حضور صحابہ کو تاکید فرماتے رہتے۔ کہ انہیں نہایت آرام سے رکھیں۔ ایک مرتبہ حضور کسی جنگ پر گئے۔ سامان خورد و نوش کی نہایت تنگی تھی

دُشمن کے علاقے میں پہونچے۔ تو چند بکریاں چرتی نظر آئیں۔ لشکریوں نے نہایت بھوک کی حالت میں انہیں غنیمت سمجھا۔ اور پکڑ لیں۔ حضورؐ کو خبر ہوئی تو آپ نہایت رنج کی حالت میں تشریف لائے۔ اس وقت گوشت ہانڈیوں میں چڑھا پک رہا تھا۔ اور بھوک سے بےتاب سپاہی بے صبری کے ساتھ اس کے تیار ہونے کا انتظار کر رہے تھے۔ اس وقت حضور کے ہاتھ میں ایک کمان تھی۔ اور چہرہ سے جلال کے آثار نظر آرہے تھے۔ آتے ہی آپ نے کمان سے ساری ہانڈیاں اُلٹ دیں۔ اور جوش کے ساتھ ارشاد فرمایا۔

"یہ لوٹ کا مال تمہارے لیے اتنا ہی حلال ہے جیسے ایک مُردار جانور کا گوشت"

بتاؤ! کسی فاتح یا کسی شہنشاہ کی زندگی میں اس کی دُوسری مثال مل سکتی ہے۔ یقیناً نہیں۔

جب حضورؐ قریش کے انتہائی اور سخت سے سخت مظالم سہنے کے بعد نہایت مجبور ہو کر رات کی تاریکی میں خاموشی کے ساتھ مکّہ سے نکل گئے۔ تو اس کے بعد بھی بدبخت کفار نے آپؐ کا پیچھا نہ چھوڑا۔ بہت ساز و سامان کے ساتھ ایک لشکر تیار کیا۔ اور حضورؐ کو قتل کرنے مسلمانوں کو تباہ کرنے۔ اور اسلام کا نام صفحہ ہستی سے ملیامیٹ کر دینے کے لیے نکل کھڑے ہوئے۔ ان کے حملہ کی اطلاع پاکر بدر کے مقام پر حضورؐ پہلے پہونچ گئے تھے۔ اور کنوئیں پر مسلمانوں نے قبضہ کر لیا تھا۔ کفار کا لشکر بعد میں پہونچا۔ مگر حضورؐ نے حکم دے دیا۔ کہ کنوئیں سے کفار کو پانی لینے سے کوئی شخص نہ روکے بتاؤ دُشمن سے رحم و لطف کا اس سے زیادہ تابناک نمونہ کوئی اور ہے؟ جب اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و رحم کے ساتھ حضورؐ کو ان کفار پر فتح عطا فرمائی۔ تو آپ نے ایسے سخت اور ذلیل دُشمنوں کی لاشوں کو چیلوں اور گِدھوں کے کھانے کے لئے یونہی جنگل میں کھلا نہیں چھوڑ دیا۔ (جس کے وہ پورے طور پر مستحق تھے) بلکہ ان سب کو ایک گڑھے میں ڈال کر مٹی سے بھروا دیا۔ نہ عرب کے قدیم دستور کے موافق کسی کے ہاتھ کان۔ ناک کاٹے گئے نہ کلیجہ نکالا گیا۔ اور نہ کسی لاش کو جلایا گیا۔ جو خونخوار اور بدترین دشمن لڑتے ہوئے قید ہوئے۔ اُن کو مختلف صحابہ کے سپرد کر دیا گیا۔ اور ہر ایک سے تاکید کر دی گئی۔ کہ دیکھنا ان کو اچھی طرح رکھنا کھانے۔ پینے اور پہننے کی کوئی تکلیف ان کو نہ ہونے پائے۔ صحابہ اس موقعہ پر اپنی مصیبتوں اور تکلیفوں کا انتقام ان سے لینا چاہتے تو بڑی آسانی سے لے سکتے تھے۔ مگر اس قدوسی گروہ نے نہایت اطاعت شعاری کے ساتھ اپنے آقاؐ کے حکم کی تعمیل اس طرح کی۔ کہ خود بھوکے رہے۔ اور اپنے قیدیوں کو کھلایا۔ خود خشک کھجوریں کھا کر گزارہ کیا۔ اپنے قیدی کے سامنے روٹی رکھی۔ خود تکلیف اٹھائی۔ مگر اپنے قیدیوں کے لئے جس طرح بھی بنا کپڑے مہیا کئے۔

پھر ان اسیروں کو جو یقیناً واجب القتل تھے۔ رحمۃ للعالمین نے نہایت شفقت فرما کر معمولی فدیہ لے کر چھوڑ دیا۔ جن اسیروں کے پاس کچھ نہ تھا۔ اُن سے کہا۔ انصارؓ کے دس دس بچوں کو لکھنا پڑھنا سکھا دو پھر تم آزاد ہو۔

انہی اسیروں میں سہیل بن عمرو بھی تھا۔ جس کو خدا تعالےٰ نے طلاقتِ لسانی اور فصاحت و بلاغت کی قوت عطا کی تھی۔ مگر وہ کم بخت۔ اس عطیۂ خداوندی کو خدا کے رسول کے خلاف استعمال کرتا تھا۔ قبائل عرب میں پھر کر حضورؐ کے خلاف لوگوں کو برانگیختہ کرتا۔ مجمعوں میں کھڑا ہو کر آپؐ کو گالیاں دیتا۔ بدر میں گرفتار ہوا۔ تو حضرت عمرؓ نے رائے دی۔ کہ اس بدبخت کے نچلے دو دانت تڑوا دیئے جائیں پھر اچھی طرح نہ بول سکے گا۔ لیکن اس ذاتِ مبارک نے اس طرح اُسے نقصان پہنچانا گوارا نہ فرمایا۔ اور یونہی چھوڑ دیا۔

باغیوں سے سلوک

غزوہ بنو نضیر یہود کی بغاوت و سرکشی کے باعث عمل میں آیا۔ یہ قبیلہ بڑا بدباطن اور نہایت دُشمنِ رسولؐ تھا۔ لیکن جب یہ لوگ محاصرہ سے عاجز آ گئے۔ تو ہتھیار ڈال دیئے۔ حضورؐ چاہتے۔ تو ان سب باغیوں کو مروا ڈالتے۔ مگر آپ نے صرف اس قدر حکم دیا۔ کہ تم جس قدر بھی مال و اسباب اپنے اونٹوں پر لاد سکتے ہو۔ لاد لو۔ اور مدینہ سے چلے جاؤ۔ (تاکہ روز روز کا فساد ختم ہو) اسی کا نتیجہ تھا۔ کہ یہ باغی قبیلہ اس شان سے مدینہ سے نکلا۔ کہ اس پر ایک عظیم الشان جشن کا دھوکہ ہوتا تھا۔ اہل مدینہ نے دیکھا۔ تو کہنے لگے۔ اس سر و سامان اور اس شان و شوکت کا جلوس ہم نے اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ مگر حضورؐ نے ان سے کسی قسم کا تعرض نہیں فرمایا۔

بنی قریظہ سے سلوک

جنگِ احزاب کے بعد جو سلوک بنی قریظہ کے ساتھ کیا گیا۔ وُہ کسی کو شک و شبہ میں نہ ڈالے کیونکہ وُہ خود اُن کا اپنا تجویز کردہ تھا۔ انہوں نے کہا تھا۔ کہ سعد بن معاذ جو فیصلہ ہمارے حق میں کر دیں۔ وُہ ہمیں بے چون و چرا منظور ہوگا۔ کاش! وُہ بدبخت رحمۃ للعالمینؐ پر اپنی قسمت کا فیصلہ چھوڑ دیتے۔ تو یقیناً نتیجہ برعکس ہوتا۔ مگر خود کردہ را علاجے نیست۔

محارب یہود سے سلوک

جنگِ خیبر میں حضورؐ کو اپنے بدترین دُشمنوں کا مقابلہ کرنا پڑا۔ فتح ہو گئی۔ تو مفتوحہ زمین پر قبضہ کر لیا گیا مگر یہود نے عاجزی سے عرض کیا۔ کہ تمام زمینیں ہمارے ہی قبضے میں رہنے دی جائیں۔ ہم پیداوار کا نصف خود رکھ لیا کریں گے۔ اور نصف آپ کو ادا کر دیا کریں گے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رحم و کرم دیکھو۔ کہ آپ نے بخندہ پیشانی یہ درخواست منظور فرمالی اسی موقعہ پر فتح کے بعد وُہ مشہور واقعہ پیش آیا۔ کہ ایک یہودیہ نے دعوت میں آپ کو زہر دینا چاہا۔ جس سے حضورؐ کے ایک صحابی بشر بن براء کا انتقال بھی ہو گیا جانتے ہو۔ ایسے موقعوں پر فاتح مفتوح لوگوں سے کیا سلوک کیا کرتے ہیں؟

دہلی میں نادرشاہ کا واقعہ یاد کرو۔ کتنا قتلِ عام اور لوٹ مار کا بازار گرم ہوا تھا۔ مگر رحمۃ للعالمینؐ نے اس پر بھی کوئی تعرض نہ کیا۔ اور جو معاہدہ یہود سے کیا گیا تھا۔ وُہ اس واقعہ کے بعد بھی قائم رہا۔

کفارِ مکّہ سے سلوک

فتح مکّہ کے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی جان کے دُشمنوں کو لا تثریب علیکم الیوم کہکر آزاد کر دیا۔ اُن دُشمنوں کو جنہوں نے اس پیکرِ قدسی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور اس کے ملک صفت ساتھیوں رضہ کو دکھ دینے۔ اور تکلیف پہونچانے میں کوشش۔ ہمت۔ اور سعی کا کوئی خفیف سے خفیف دقیقہ بھی باقی نہیں چھوڑا تھا۔ اوجھڑیاں۔ اور گندگی سے بھری ہوئی ناپاک چیزیں آپؐ پر بارہا پھینکیں۔ آپؐ کے راستوں میں کانٹے بچھا کر پائے مبارک کو اکثر لہولہان۔ اور زخمی کیا۔ نماز پڑھتے ہوئے آپؐ کا گلا چادر سے گھونٹ کر آپؐ کو جان سے مارڈالنے کی کوشش کی گئی۔ اینٹوں اور پتھروں کی روزانہ آپؐ پر بارش ہوتی رہتی تھی۔ تین سال تک آپکا مکمل بائیکاٹ کئے رکھا۔ گالی گلوچ تو بالکل معمولی بات تھی۔

آخر میں تلواریں لے لے کر آپ کو قتل کرنے کے لئے آپ کے مکان کا محاصرہ کر لیا۔ اور جب خدا نے اپنے محبوب کو صحیح وسلامت مدینہ میں پہنچا دیا۔ تو ایک دن بھی وہاں آپ کو آرام وچین سے نہ بیٹھنے دیا۔ بڑے بڑے لشکر تیار ہوتے تاکہ آپ اور آپ کے ساتھیوں کا نام ونشان صفحہ ہستی سے مٹا دیں خفیہ طریقے پر آدمی مدینہ بھیجے جاتے تاکہ آپ کا کام تمام کر آئیں۔ قبائل عرب کو حضور کے خلاف ہر ممکن طریقہ پر بھڑکایا جاتا۔ لیکن جب حضور کو ان اشد ترین دشمنوں پر فتح حاصل ہوئی تو آپ نے اس کو تعبیر بعفو ورحم اور لطف وکرم کا ایسا محیر العقول مظاہرہ فرمایا۔ کہ دنیا دنگ رہ گئی۔ وہ ابوسفیان جو فوجیں لیکر بارہا مدینہ پر چڑھائی کرتے گیا۔ جس نے متعدد دفعہ حضور کے قتل کی خفیہ اور علانیہ سازشیں اور تدبیریں کیں حضور نے نہ صرف ایسے خونی مجرم کو امن دیا۔ بلکہ اس کے متعلق ارشاد فرما دیا۔ کہ آج کے دن جو ابوسفیان کے گھر میں چلا جائے گا۔ اُسے بھی امن دیا جائیگا علاوہ اس کے اس رحمت عالم نے عام اعلان فرما دیا۔ کہ جو شخص بھی ہتھیار ڈالدے یا اپنا دروازہ بند کر کے گھر میں بیٹھ رہے۔ اسے کچھ نہ کہا جائے۔

وہ ہندہ جس نے حضور کے چچا کا کلیجہ نکال کر چبایا معاف کر دی گئی۔ وہ سردار مکہ صفوان بن امیہ جو اسلام کا شدید ترین دشمن تھا اور جس نے عمیر بن وہب کو حضور کے قتل پر مامور کیا تھا چھوڑ دیا گیا۔ عبداللہ بن زبعری عرب کا مشہور جادو بیان شاعر جس کا کام ہی یہ تھا۔ کہ حضور کی ہجو میں اشعار کہہ کہہ کر لوگوں اور قبائل کو آپ کے خلاف ہمیشہ بھڑکائے اس کی بھی جان بخشی کر دی گئی۔ وحشی حضرت حمزہ کا قاتل ندامت کے ساتھ سامنے آیا۔ تو پیارے آقا نے اسے بھی کوئی تعرض نہیں فرمایا۔ ابوجہل کا بیٹا عکرمہ اب تک حضور کو تکلیف دینے اور حضور کو قتل کرنے کی کوشش میں تمام اہالیان مکہ میں سب سے پیش پیش تھا۔ مگر فتح مکہ کے بعد شرمندہ ومحجوب خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے گلے سے لگا لیا۔ ہبار بن الاسود آپکی پیاری بیٹی حضرت زینبؓ کا قاتل آنکھیں نیچی کئے ڈرتا ڈرتا بارگاہ نبوی میں آیا۔ تو حضور نے فرمایا جاؤ معاف کیا۔

خدا کی قسم تاریخ عالم کا کوئی واقعہ بھی کس قدر عجیب اسقدر حیرتناک اور اتنا عظیم الشان نہیں جس قدر فتح مکہ ہے۔ کوئی نظیر کوئی مثال اس عفو اس درگذر اس رحم اس لطف اور اس شفقت ورحمت کی دنیا کے کسی کونے میں نظر نہیں آئیگی خدا کے ہزاروں ہزار درود وسلام ہوں اس پاک نفس ذات اقدس پر اور اس کی آل اطہار پر اور اس کے غلاموں اور خادموں پر۔ پیارا آقا ہمارے لئے اعلیٰ ترین اخلاق کی سینکڑوں نہیں بلا مبالغہ ہزاروں چمکتی ہوئی مثالیں چھوڑ گیا۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم انہیں اپنی زندگی کے ہر شعبہ میں دلیل راہ بنائیں۔ اللھم بارک وسلم۔

براہین احمدیہ میں حضرت مسیح کے دوبارہ آنیکا ذکر کرنے پر اعتراض

اور

اس کا جواب

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا ایک کشف ہے جس میں حضور فرماتے ہیں۔ کہ میری نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات ہوئی اور میں نے ایک کتاب جس کا نام قطبی تھا۔ حضور کی خدمت میں پیش کی۔ تو آپ نے اسے بہت پسند فرمایا۔ اور خوشنودی کا اظہار فرما کر اس کی تصدیق کی۔ اور یہ فرمایا کہ بہت اچھی کتاب ہے پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں۔ کہ وہ کتاب براہین احمدیہ ہے۔ یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ براہین احمدیہ جب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مصدقہ کتاب ہے۔ اور علم الٰہی سے لکھی گئی ہے۔ تو چونکہ حیات مسیح کا عقیدہ اس میں درج ہے۔ اس لئے ثابت ہوا۔ کہ حیات مسیح کا عقیدہ درست ہے۔

اس کے متعلق اول تو یہ گذارش ہے۔ کہ براہین احمدیہ کی تصدیق اجمالاً کی گئی ہے۔ قطبی کی صورت میں براہین احمدیہ کا پیش ہونا اور خوشنودی کا سرٹیفکیٹ حاصل کرنا دلالت کرتا ہے۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے براہین احمدیہ کے ان مضامین کی تصدیق فرمائی۔ جو اسلام میں اصل اور مرکزی حیثیت رکھتے ہیں۔ کیونکہ قطبی قطب سے ہے۔ اور قطب مرکز یا محور کو کہتے ہیں۔ فروعات کی تصدیق مراد نہیں۔ اور حیات مسیح کا عقیدہ اصول دین سے نہیں۔

پھر غور فرمائے اللہ تعالیٰ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان بیان فرماتا ہے مصدقاً لما بین یدیہ کہ آپ قرآن مجید سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرنے والے ہیں۔ حالانکہ پہلی کتابیں محرف ومبدل ہو چکی ہیں پس اگر کوئی عیسائی یہ سوال کرے۔ کہ جب نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام بائبل کی تصدیق کی ہے۔ تو پھر تم کفارہ وغیرہ پر ایمان کیوں نہیں لاتے۔ تو کیا جواب دیا جائے گا۔ اس کا جو جواب ہے وہی ہماری طرف سے سمجھ لیا جائے۔

پس جس طرح کہ میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ کہا گیا تھا۔ اور مراد اس سے یہ تھی۔ کہ آپ اجمالی طور پر قرآن مجید سے پہلی کتب کی تصدیق کرنے والے ہیں۔ تفصیلی طور پر نہیں۔ مگر اس امر کا انکشاف مکہ میں آپ پر نہیں ہوا۔ بلکہ مدینہ میں جا کر ہوا۔ جبکہ آیت یحرفون الکلم عن مواضعہ نازل ہوئی۔ اسیطرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعد کی وحی نے اس رسمی عقیدہ کی تردید اور تغلیط فرما دی۔ جو حیات مسیح کے متعلق لوگوں میں رائج تھا۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے خود فرمایا ہے۔ کہ حیات مسیح کا عقیدہ میں نے علم الٰہی اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق سے نہیں لکھا۔ بلکہ رسمی طور پر لکھا ہے۔ چنانچہ ازالہ اوہام صفحہ ۱۹۰ ایڈیشن خورد میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں "میں نے براہین احمدیہ میں جو کچھ مسیح ابن مریم کے دوبارہ دنیا میں آنے کی نسبت لکھا ہے۔ وہ ذکر صرف ایک مشہور عقیدہ کے لحاظ سے ہے جس کی طرف آج کل ہمارے مسلمان بھائیوں کے خیالات جھکے ہوئے ہیں۔ سو اس ظاہری اعتقاد کے لحاظ سے میں نے براہین احمدیہ میں لکھ دیا تھا۔ کہ میں صرف مثیل مسیح ہوں۔ اور میری خلافت صرف روحانی خلافت ہے۔ لیکن جب مسیح آئیگا تو اس کی ظاہری اور جسمانی دونوں طور پر خلافت ہوگی۔ یہ بیان جو براہین میں درج ہو چکا ہے۔ صرف اس سرسری پیروی کی وجہ سے ہے۔ جو ہم کو قبل از انکشاف اصل حقیقت اپنے سے پہلے نبی کے آثار مرویہ کے لحاظ سے لازم ہے۔ کیونکہ جو لوگ خدا تعالیٰ سے الہام پاتے ہیں۔ وہ بغیر بلائے نہیں بولتے۔ اور بغیر سمجھائے نہیں سمجھتے اور بغیر فرمائے کوئی دعوےٰ نہیں کرتے اور اپنی طرف سے کسی قسم کی دلیری نہیں کر سکتے اس وجہ سے ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب تک خدا تعالےٰ کی طرف سے بعض عبادات کے ادا کرنے کے بارے میں وحی نازل نہ ہوتی تھی۔ تب تک اہل کتاب کی سنن دینیہ پر قدم مارنا بہتر جانتے تھے اور بوقت نزول وحی اور دریافت اصل حقیقت کے اس کو چھوڑ دیتے تھے۔ سو اسی لحاظ سے حضرت مسیح ابن مریم کی نسبت اپنی طرف سے براہین میں کوئی بحث نہ کی گئی تھی۔ اب جو خدا تعالےٰ نے حقیقت امر کو اس عاجز پر ظاہر فرمایا۔ تو عام طور پر اس کا اعلان ازبس ضروری تھا۔ لیکن مجھے اگر کچھ افسوس ہے تو اس زمانہ کے مولوی صاحبان پر ہے۔ کہ جنہوں نے قبل اس کے کہ میری تحریر پر غور وخوض کی نگاہ کریں رد لکھنے شروع کر دئے ہیں"۔

اس قدر وضاحت کے بعد بھی اگر کوئی براہین احمدیہ کی تحریر کو پیش کر کے اعتراض کرتا ہے۔ تو سوائے اس کے کیا کہا جا سکتا ہے۔ کہ وہ دیدہ دانستہ حق پوشی کا مرتکب ہوتا ہے۔

نعمت اللہ مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

یورپ کے اہم واقعات

(الفضل کے سیاسی نامہ نگار کے قلم سے)

جاپان میں روزافزوں فوجی اقتدار

جاپان کا کابینہ وزراء کی باہم نااتفاقی کی وجہ سے مستعفی ہو چکا ہے۔ اور ملک ان دنوں ایک شدید آئینی بحران میں گرفتار ہے جسے دور کرنے کی ہر ممکن کوشش کی جا رہی ہے حقیقت یہ ہے کہ جاپان کی بری و بحری فوج کے ارباب اختیار اپنے آپ کو تمام سیاسی اور انتظامی کنٹرول سے آزاد کرانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ چنانچہ گذشتہ سال کی فوجی بغاوت کے بعد جنرل تروچی نے جسے وزارت حربیہ کا عہدہ سپرد کیا گیا تھا اپنے رفقاء کار سے نہایت غیر مصالحانہ رویہ اختیار کئے رکھا۔ جاپان کے آئین حکومت کی ایک عجیب خصوصیت یہ ہے کہ کابینہ کے وزیر حربیہ اور وزیر بحریہ ہمیشہ جرنیل اور امیر البحر ہوتے ہیں۔ کوئی دوسرا شخص ان عہدوں پر فائز نہیں ہو سکتا یہی وجہ ہے کہ ان شعبوں کے وزراء اس رعایت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے مطالبات کو بزور منوانے کی کوشش کرتے ہیں اگر انہیں وزیر اعظم کی پالیسی سے اتفاق نہ ہو اور پارلیمنٹ ان کے مطالبات منظور کرنے سے انکار کر دے۔ تو وہ اس پر اس رنگ میں اثر ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں کہ خود مستعفی ہو جائیں۔ اور اپنے میں سے کسی کو ان وزارتوں کے پر کرنے کے لئے پیش نہ کریں۔ اور اس طرح کابینہ کے قیام کے راستہ میں مشکلات حائل کر دیں۔ چنانچہ جاپان میں ان دنوں یہی صورت حالات رونما ہے۔ پہلی کابینہ مستعفی ہو گئی ہے۔ اور شاہ جاپان نے کوریا کے سابق گورنر جنرل جرنیل وگاکی کو نئی کابینہ مرتب کرنے کا حکم دیا ہے۔ لیکن چونکہ فوجی حلقوں میں اسے پسندیدگی کی نظر سے نہیں دیکھا جاتا۔ اس لئے فوج کے ارباب حل وعقد اس کے راستہ میں روکیں ڈال رہے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ کوئی جرنیل وزارت حربیہ کا قلمدان نہ سنبھالے۔ رائٹر کی تازہ اطلاع سے پایا جاتا ہے کہ جنرل وگاکی نے فوج کی اس مخالفت کے پیش نظر کابینہ مرتب کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اور بادشاہ نے ایک سابق وزیر حربیہ جنرل ہیاشی کو کابینہ مرتب کرنے کا حکم دیا ہے۔ جرنیل ہیاشی ۱۹۳۴ء میں وزیر حربیہ تھے۔ اور ۱۹۳۵ء میں وہ اس بنا پر مستعفی ہو گئے تھے کہ گورنمنٹ فوج پر اپنا کنٹرول قائم کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ موجودہ کابینہ مرتب کرنے کے لئے جنرل ہیاشی کا انتخاب بلاشبہ فوجی ارباب اختیار کی بہت بڑی فتح ہے۔ اور اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ گورنمنٹ نے فوجی طاقت کے سامنے سر تسلیم خم کر دیا ہے۔ ان حالات میں یہ کہنا غلطی نہ ہوگا۔ کہ جاپان اس وقت اسی راستہ پر گامزن ہے۔ جس پر چل کر یورپ کی دو طاقتیں یعنی جرمنی اور اٹلی اپنے ملک میں فوجی ڈکٹیٹر شپ قائم کر چکی ہیں۔ اور اس ملک میں بھی آہستہ آہستہ اس قسم کے دور استبداد کی بنیادیں رکھی جا رہی ہیں جس کی عمارتیں مؤخر الذکر ممالک میں مکمل ہو چکی ہیں۔

ہٹلر کا دم خم

پچھلے دنوں مسٹر ایڈن وزیر خارجہ برطانیہ نے دارالعوام میں اور موسیو بلم وزیر اعظم فرانس نے لینش کے مقام پر تقریر کرتے ہوئے جرمنی کو جو یہ دعوت دی تھی۔ کہ وہ یورپ میں قیام امن کے لئے دول یورپ کے ساتھ تعاون کرے۔ اس کا جواب ہٹلر نے ۳۰ جنوری کو ریشتاغ کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے دیا۔ جب کہ اسے مزید چار سال کے لئے سیاہ و سفید کے تمام اختیارات تفویض کر دئے گئے۔ اور ریشتاغ کا صدر منتخب کیا گیا۔ ہٹلر نے ریشتاغ کے اس اجلاس میں جو تقریر کی۔ اس میں اگرچہ اس نے ان بلند بانگ تعلیوں سے احتراز کیا۔ جو عام طور پر اس کی تقریروں کا طغرائے امتیاز ہیں۔ اور انداز بیان میں بھی ملائمت اختیار کی ہے۔ تاہم اس سے یہ نہیں سمجھا جاتا کہ اس نے یورپ میں تحفظ اجتماعی کے اصول کی کسی رنگ میں تائید کی ہے۔ اس نے اس بات کا اظہار تو کیا ہے۔ کہ اس کے دل میں برطانیہ سے تعاون کرنے کی زبردست خواہش موجود ہے۔ اور یہ بھی کہا ہے۔ کہ جرمنی اور فرانس کے درمیان کوئی وجہ نزاع نہیں لیکن یورپ کے اجتماعی تحفظ کے لئے اس نے مسٹر ایڈن اور موسیو بلم کے ان مطالبات کا کوئی جواب نہیں دیا جن میں انہوں نے اس کے تعاون کی خواہش ظاہر کی تھی۔ چنانچہ اسی وجہ سے لندن کے سیاسی حلقوں میں ہٹلر کی تقریر کے متعلق بے اطمینانی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ اور اس تقریر کے متعلق عام تاثرات یہ ہیں۔ کہ ہٹلر محض موقع کو ٹال رہا ہے اور حقیقت بھی یہی ہے۔ کیونکہ اندھا دھند قومیت پرستی کسی صورت میں تحفظ اجتماعی کے اصول سے متفق نہیں ہو سکتی۔ ہٹلر کے دل میں اشتراکیت یا بالشوزم کی برداشت کے لئے کوئی گوشہ نہیں۔ اس لئے اشتراکی حکومتیں اس کی آنکھوں میں خار بن کر کھٹک رہی ہیں اور انہیں صفحۂ ہستی سے ناپید کرنا وہ اپنی زندگی کا مقصد سمجھتا ہے۔ ان حالات میں اس سے یہ توقع رکھنا کہ وہ یورپ کے متعلق امن عامہ کی کسی تجویز سے عملی رنگ میں اتفاق کرے گا۔ فضول ہے۔

آزادیٔ حبشہ کے آخری علمبردار کا انجام

حبشہ کی آزاد قوم۔ اپنے حکمران کے زیر سایہ نہایت امن وسکون سے زندگی بسر کر رہی تھی۔ وہ غیر مہذب تھی۔ غیر متمدن تھی۔ علوم سے ناآشنا۔ فنون سے بے بہرہ۔ آداب سے محروم۔ عمدہ اخلاق سے دور۔ جاہل مطلق۔ سب کچھ تھی۔ لیکن اسے اطالوی تہذیب کے نظر فریب سراب۔ تیرے جیسی ہزار "تہذیبیں" اس کی "بد تہذیبی" پر قربان کی جا سکتی ہیں۔ تو نے اس قوم کو اپنے شوق استعمار پرستی میں اس کے فطری حق سے اس لئے محروم کر دیا۔ کہ وہ کمزور ہے اور اس شوق بے جا میں ظلم وتعدی کے وہ خونیں مظاہرے کئے کہ آئندہ نسلیں تجھ پر ماتم کرتی رہیں گی۔

حبشہ کے جاں نثار فرزندوں نے ایک ایک کر کے آزادی کی قربانگاہ پر جان دی۔ شمع آزادی کا ایک پروانہ اطالوی اژدر کی چھاتی پر مونگ دلنے کے لئے ابھی تک موجود تھا لیکن افسوس وہ بھی گرفتار ہو چکا۔ راس عمرو کو جو اس وقت تک حبشہ میں اطالویوں کے مقابلہ پر ڈٹا ہوا تھا۔ گرفتار کر کے خلیج نیپلز کے جزیرہ "پونا" میں جہاں اس کے بعض اور ساتھی بھی مقید ہیں محبوس کر دیا گیا ہے۔ اب اطالویوں کے لئے حبشہ میں میدان بالکل صاف ہو گیا ہے۔ یہ ہے۔ اس "تہذیب آموزی" کا آغاز جس کا اطالیہ نے ڈیڑھ سال ہوا اقدام کیا تھا۔ آج حبشہ کا آزاد ملک دنیا کے نقشہ سے کالعدم ہو گیا۔ اور اس کا سابق حکمران انگلستان کے دارالسلطنت میں ضروریات زندگی اپنا سرمایہ نیلام کرنے کے مجبور ہو رہا ہے۔ مگر دنیا میں امن قائم رکھنے کے دعویداروں اور کمزوروں کی مدد کرنے کا اعادہ کرنے والی مغربی حکومتوں کے کان پر جوں تک نہیں رینگی۔

امریکہ میں قیامت خیز سیلاب

حال میں دریائے مسسی سپی اور دریائے اوہیو میں جو ہلاکت آفرین طغیانی آئی ہے۔ اس کی نظیر امریکہ کی گذشتہ تاریخ میں ملنی مشکل ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ یہ سیلاب ۱۹۳۳ء کے سیلاب سے بھی زیادہ تباہی خیز ثابت ہوا ہے۔ ہزاروں نفوس اس مہیب ناک سیلاب کی نذر ہو گئے ہیں اور لاکھوں بے خانماں ہو گئے ہیں۔ اور مصیبت بالائے مصیبت یہ کہ سیلاب زدہ علاقہ میں انفلوئنزا اور تپ محرقہ کی وبا اپنا زور دکھا رہی ہے۔ اور ابھی تک سیلاب کا خطرہ دور نہیں ہوا۔ فی الحقیقت قدرت کا یہ ایک بہت

[illegible]

توسیع اشاعت "الفضل" کے متعلق چند تجاویز

"الفضل" ۲۰ جنوری میں "الفضل کا مطالعہ ہر احمدی کے لئے ضروری ہے" کے عنوان سے ایک مضمون شائع ہوا ہے چونکہ اس کے لکھنے والے نے اس بات پر سیر کن بحث کی ہے۔ کہ الفضل کا مطالعہ ہر احمدی کے لئے کیوں ضروری ہے۔ اس لئے تمہیداً میں صرف مندرجہ ذیل سطور لکھنے پر ہی اکتفا کرتا ہوں۔

الفضل اس سلسلہ کا اخبار ہے جسکو اللہ تعالےٰ نے اس زمانہ کی ہدایت کے لئے قائم فرمایا۔ اور اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق ہر احمدی اس بات کا دعویدار ہے۔ کہ اس نے ساری دنیا کو دلائل اور براہین کی تلوار سے فتح کرنا ہے انشاءاللہ۔

"الفضل" کا مطالعہ ہر احمدی کے لئے اس لئے ضروری ہے۔ کہ اس میں (۱) حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اور خاندان نبوت کے متعلق روزانہ اطلاع (۲) مقدس امام کے روح پرور خطبات اور تازہ سے تازہ ارشادات (۳) سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کی روشنی میں معاندین سلسلہ عالیہ احمدیہ اور اسلام کے نئے سے نئے اعتراضات کا رد اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی صداقت کے متعلق اچھوتے دلائل (۴) سلسلہ کے تازہ اور اہم حالات (۵) اندرون اور بیرون ہند کی تبلیغی سرگرمیوں کی روئدادیں (۶) دنیا کے سیاسی حالات (۷) علمی اور ادبی مضامین (۸) ہندوستان اور ممالک غیر کی اہم خبریں وغیرہ مضامین روزانہ شائع ہوتے ہیں۔ جن کا پڑھنا اور جاننا ہر احمدی کے لئے اشد ضروری ہے علاوہ ان تمام خوبیوں کے جن کا الفضل حامل ہے۔ جب ہمارے پیارے آقا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی دلی خواہش ہے۔ کہ الفضل کی اشاعت کو بڑھانے کے لئے فوری طور پر ہر ممکن کوشش کی جائے۔ پھر میں نہیں سمجھتا ایسا کون احمدی ہوگا جو خود الفضل خرید کر حضور کی اس خواہش کو پورا نہ کرے گا۔ مجھے یہ معلوم کرکے سخت صدمہ ہوا۔ کہ الفضل کی موجودہ اشاعت قریباً دو ہزار ہے۔ اس دکھ کو محسوس کرتے ہوئے اپنے ناقص خیال کے مطابق الفضل کی اشاعت کے متعلق چند تجاویز پیش کرتا ہوں۔

(۱) الفضل کے مضامین مختصر اور دلچسپ ہوں۔ لمبے سے لمبا مضمون ایک صفحے سے زیادہ جگہ پر نہ ہو۔ سوائے خطبات حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ یا ایسے مضامین جنکا ایک ہی قسط میں شائع کرنا اشد ضروری ہو۔ عام لمبے مضامین ایک صفحہ کی قید کی شرط سے قسطوار شائع کئے جایا کریں۔ تاکہ ایک اشاعت میں زیادہ سے زیادہ مضامین آسکیں۔

(۲) جیسا کہ ایک دوست نے تجویز کیا تھا خبریں تازہ سے تازہ شائع کرنے کا انتظام کیا جائے۔ کاغذ عمدہ لکھائی خوشخط اور چھپائی صاف ہو۔

(۳) وہ احمدی احباب جو انگریزی اخبارات کے شائق ہیں الفضل ضرور خریدیں۔ تاکہ ان کو سلسلہ کے حالات سے واقفیت کے علاوہ روحانی غذا بھی میسر آسکے۔

(۴) وہ احباب جو اللہ تعالےٰ کے فضل سے فارغ البال ہیں۔ وہ اپنے غریب احمدی بھائیوں اور غیر مذاہب کے شرفا میں خود الفضل جاری کرا کر ثواب حاصل کریں

(۵) وہ احمدی احباب جن کو الفضل کے مطالعہ کا شوق ہے۔ مگر وہ چندہ یکمشت ادا نہیں کرسکتے۔ یا پورا چندہ ادا کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے۔ ان کو مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی سفارش پر ضروری رعایات دی جائیں۔

(۶) ہر احمدی الفضل کی خریداری کے تعلقات کو محض تجارتی اصول تک محدود نہ رکھے بلکہ ہمیشہ یہ خیال کرے۔ کہ الفضل اور اس کا عملہ بھی مرکزی دفاتر کا ہی ایک حصہ ہے۔ اور ان کے ساتھ پورا پورا تعاون کرنا ہر احمدی کا قومی فرض ہے۔ عملہ الفضل بھی اس بات کا پورا پورا خیال رکھے۔ کہ کسی خریدار کو حتی الامکان کسی قسم کی شکائت کا موقعہ نہ ملے

(۷) بیرونی حلقوں کے امراء۔ پریذیڈنٹ یا سکرٹری الفضل کی اشاعت کے کام کو بھی اسی ذمہ داری سے کریں جس طرح وہ جماعت کے دیگر امور سرانجام دیتے ہیں۔ یعنی الفضل کی اشاعت کے کام کے لئے ہر مقامی جماعت میں ایک سرگرم اور بارسوخ عہدہ دار مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی منظوری سے مقرر کیا جائے جسکا نام "مقامی نمائندہ الفضل" ہو۔ اس کی ڈیوٹی اپیلوں اور بیگانوں میں مناسب موقعہ پر الفضل کی اشاعت کی تحریک کرنا ہو۔ اور مقامی خبریں جن کا تعلق جماعت سے ہو الفضل کو بھیجے۔ یہ نمائندہ رضاکارانہ طور پر کام کرے۔ اور اپنی کارکردگی کے لئے مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کے سامنے اسی طرح جوابدہ ہو۔ جس طرح باقی عہدیداران دفتر الفضل بجائے ہر خریدار کے صرف مقامی امیر یا پریذیڈنٹ سے خط و کتابت کرے۔ بجز اشاعت الفضل کے متعلق جو خط و کتابت ہو اس کا خرچ دفتر الفضل برداشت کرے۔ مقامی نمائندہ کا یہ بھی فرض قرار دیا جائے۔ کہ وہ الفضل کے بقایاداران کی فہرست اپنے امیر یا پریذیڈنٹ کے سامنے ہر ماہ پیش کرے۔ تاکہ بقائے وغیرہ وقت پر وصول کئے جاسکیں۔

مجھے امید ہے کہ اگر بیرونی جماعتوں کے جملہ احباب اور عملہ الفضل مندرجہ بالا تجاویز کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کریں۔ تو اللہ تعالےٰ کے فضل سے الفضل کی اشاعت مستقبل قریب میں کئی گنا زیادہ ہوسکتی ہے۔

خاکسار۔ فتح محمد جنرل سکرٹری جماعت احمدیہ راولپنڈی

(الفضل) مندرجہ بالا تجاویز میں سے جن کا تعلق "الفضل" سے ہے ان کے متعلق مختصراً گذارش ہے۔ کہ

(۱) "الفضل" میں جو مضامین علمی یا جماعت کی تربیت کے لئے یا مخالفین کے اعتراضات کے جواب میں شائع ہوتے ہیں۔ ان کے متعلق ایک صفحہ کی پابندی مشکل ہے کیونکہ عام طور پر ایک صفحہ میں عمدگی سے مطلب ادا نہیں ہوسکتا۔ احباب کو ایسے مضامین کی اہمیت کو پیش نظر رکھتے ہوئے اور علمی مذاق پیدا کرنے کے لئے ان کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ ہم بھی انشاءاللہ کوشش کریں گے۔ کہ سوائے کسی خاص وجہ کے عام طور پر مضامین لمبے نہ ہوں۔ اور لمبے مضامین موزوں قسطوں میں شائع ہوں۔

(۲) براہ راست تازہ خبریں حاصل کرکے شائع کرنے میں فی الحال ناقابل عبور مشکلات حائل ہیں (الف) اخبار کی موجودہ آمدنی براہ راست خبریں حاصل کرنے کے اخراجات برداشت کرنے کے قابل نہیں (ب) مقامی ڈاک خانہ میں تار کا وقت بہت کم ہے۔ اس لئے رات کو اخباری تار پہونچانے کا زائد خرچ طلب کرتے ہیں۔ جو کافی رقم بنتی ہے (ج) محکمہ ڈاک کا ریلوے سے یہ انتظام نہیں۔ کہ صبح کی گاڑی سے ڈاک لے تاکہ اخبار اسی دن مختلف مقامات تک پہونچ سکے۔ ان حالات میں براہ راست خبریں حاصل کرکے ان کا جلد پہونچانا ناممکن ہے۔ باقی کاغذ کی عمدگی لکھائی چھپائی میں ترقی کی جاسکتی ہے۔ بشرطیکہ اشاعت میں ترقی ہو۔

(۳) چندہ یکمشت ادا نہ کرسکنے والے احباب سے قسطوار چندہ لینے کی سہولت تو پہلے ہی موجود ہے۔ بعض مستحق غرباء کو گنجائش کے لحاظ سے قیمت میں رعائت بھی دی جاتی ہے۔ لیکن یہ مشکل ہے۔ کہ مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی سفارش پر رعائت دینے کا طریق جاری کیا جائے کیونکہ خطرہ ہے۔ کہ جہاں ایک آدھ پرچہ پوری قیمت پر جاتا ہے۔ وہاں بھی رعائتی قیمت پر اخبار جاری کرا لیا جائیگا۔ البتہ یہ صورت ہوسکتی ہے۔ کہ جس جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ صاحب اپنی جماعت کے تمام احمدی احباب کو خریدار بنالیں وہ جنہیں رعائت دینے کی ضرورت محسوس کریں ان کی سفارش کرسکتے ہیں۔

"لیلےٰ کے خطوط" اور "مجنوں کی ڈائری"

مسٹر مظہر علی اظہر کے اپنے ہاتھ کے لکھے ہوئے جن خطوط کے چربے الفضل میں شائع ہو چکے ہیں۔ ان کو دیکھکر ہر اس شخص کو جس نے کبھی مسٹر موصوف کے قلم سے نکلی ہوئی کوئی تحریر دیکھی۔ اقرار کرنا پڑے گا۔ کہ یہ خطوط فی الواقعہ اظہر صاحب کے ہی لکھے ہوئے ہیں۔ علاوہ ازیں ان کے مطالب پکار پکار کر کہہ رہے ہیں۔ کہ احرار کے ایک سرکردہ لیڈر کے سوا اور کسی کو ان سے واسطہ نہیں۔ لیکن حیرت ہے۔ کہ اظہر صاحب انہیں جعلی کہتے ہیں۔ اور نہایت ہی ڈھٹائی کے ساتھ اس کا اعلان بھی کر چکے ہیں۔ بلکہ بزعم خود اپنی بریت میں دلائل بھی پیش فرما رہے ہیں۔ اخبار "زمیندار" نے اس عذر گناہ بدتر از گناہ پر مندرجہ بالا عنوان کے ماتحت جو دلچسپ تبصرہ کیا ہے۔ وہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

مولوی مظہر علی اظہر جنرل سکرٹری مجلس احرار کے دو خطوط کا عکس کامریڈ محمد حسین امرتسری کی طرف سے دو اخباروں میں شائع ہوا ہے اس کی نقلیں "زمیندار" میں شائع کی گئی ہیں۔ اور قارئین کرام اُن کے مضامین سے اچھی طرح واقف ہو چکے ہیں۔ ان خطوط میں سے پہلے خط میں مسجد شہید گنج کی تحریک بازیابی میں شامل ہونے کے نقصانات و مفاسد کے متعلق مولوی مظہر علی اظہر نے اپنے حبیب لبیب چودہری افضل حق کو ایک دلپذیر و اثر انگیز "وعظ" پلایا ہے جس میں مجلس احرار کے سیاسی فلسفے کی شراب خانہ ساز کے جام کے جام انڈیل دئے گئے ہیں۔

دوسرے خط کے مضمون میں آزادیٔ حجاز کی اس تحریک کی اہمیت کا ذکر ہے۔ جو مسجد شہید گنج کے حادثے کے عین بعد پوری بلند آہنگی کے ساتھ سیالکوٹ میں جاری کی گئی تھی۔ لیکن اس نامرادی کے ساتھ ختم کر دی گئی۔ کہ اس پر دو آنسو بہانے اور دست فاتحہ اٹھانے کی فرصت مولانا داؤد غزنوی کو بھی میسر نہیں ہوئی۔ اس کی لاش کی "ممی" وفد حجاز کی رپورٹ کی صورت میں تیار ہو چکی ہے۔ لیکن اس میں تعفن اس قدر ہے۔ کہ مجلس احرار اسے دنیا کی نگاہوں سے آج تک چھپائے پھرتی ہے۔

لیلےٰ کے خطوط

ان خطوط کا ماحصل یہ ہے کہ مجلس احرار نے مسجد شہید گنج کی بازیابی کی تحریک سے صرف اس لئے کنارہ کشی کی کہ مولانا ظفر علی خان اس کے قائد تسلیم کئے جا چکے تھے۔ مجلس احرار کو تسلیم تھا کہ مسجد کی بازیابی اسلامی تعلیمات کی رو سے فرض ہے۔ اور اس کی تحریک کی کامیابی کے امکانات بھی موجود ہیں۔ لیکن مجلس احرار کو مولانا ظفر علی خان کی سرخروئی اتنی ناپسند تھی۔ اور اپنے وقار کا تحفظ اتنا محبوب تھا۔ کہ اس نے مسجد شہید گنج پر غیر مسلموں کے قبضے کو خوشی سے برداشت کیا اور نہ صرف برداشت کیا۔ بلکہ اس کی کامیابی کے امکانات کو فنا کرنے کی پوری کوشش کی۔ اس خط کی عبارت سے اس "سیاسی فلسفے" کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ جو مجلس احرار کی تمام تحریکات کے آغاز و اجراء یا کسی جاری شدہ تحریک میں شمول و عدم شمول کے متعلق مجلس احرار کی روش کو معین کرتا رہتا ہے۔ اور وہ یہ ہے احراری لیڈروں کے وقار کا تحفظ اور مولانا ظفر علی خان کو ناکام و نامراد کرنے کا حاسدانہ جذبہ۔ دوسرے خط میں پیر جماعت علی شاہ صاحب کی مخالفت سے منافقانہ احتراز کرنے لیکن "مجاہد" میں ان کی پرکار مخالفت کرنے کا مشورہ اور سلطان ابن سعود کی مخالفت کی تحریک جاری کرنے کی اہمیت پر زور دیا گیا ہے۔ اور بتایا گیا ہے۔ کہ اس تحریک کا مقصود ایک طرف یہ ہے کہ مسجد شہید گنج کی بازیابی کی تحریک سے احتراز کرنے کے باعث عامۃ المسلمین میں احرار کی جو بے وقری ہو گئی ہے اس کو مرکز اسلام اور بیت اللہ یعنی ام المساجد کی سرزمین کی حفاظت کے پاکانہ ہنگامے سے دور کر دیا جائے۔ اور دوسری طرف یہ ہے کہ "قاضی الحاجات" یعنی زر نقد علیہ السلام کافی مقدار میں حاصل ہو جائے اور چندے کی مصیبت سے نجات مل جائے۔

مجنوں کی ڈائری

لیکن مولوی مظہر علی کا بیان ہے۔ کہ یہ خطوط جعلی ہیں۔ پہلے خط کے متعلق ان کا دعوےٰ ہے کہ اس پر ۲۴ر جولائی کی تاریخ اور گورداسپور کا مقام لکھا ہے۔ اور چونکہ وہ ۱۰ر جولائی سے ۲۹ر جولائی تک لاہور میں مقیم رہے اس لئے یہ خط جعلی ہے۔ ۱۰ر جولائی سے ۲۹ر جولائی تک لاہور میں مقیم رہنے کے متعلق مولوی مظہر علی نے متعدد واقعات کی طرف اشارہ کیا ہے جن کی صحت و صداقت بذات خود محل نظر ہے۔ اور جب تک اُن کے بیان کی تائید کیلئے معتبر اور قابل وثوق شہادتیں نہ مل جائیں اس وقت تک مجرد انکار کو تسلیم کرنا مشکل ہے۔ دوسرا خط ۸ر ستمبر کا لکھا ہوا ہے۔ اس کے متعلق مولوی صاحب کی طرف سے ابھی کوئی انکاری اعلان شائع نہیں ہوا۔

اس کے بالمقابل کامریڈ محمد حسین کا دعوےٰ ہے کہ یہ خطوط قطعی طور پر مولوی مظہر علی کے ہیں۔ اور وہ اول ان خطوط کو مولانا ابوالکلام، مولانا شوکت علی، مولانا احمد سعید اور مولانا کفایت اللہ جیسے بلند پایہ علماء اور زعماء کی خدمت میں پیش کرنے کیلئے آمادہ ہیں۔ مولوی صاحب بھی اپنی تحریر کا نمونہ پیش کر دیں۔ دوسرے سرکاری ماہر تحریر و کتابت سے تحقیقات کرائی جائے۔ کامریڈ محمد حسین کا چیلنج بالکل سادہ ہے۔ اور فیصلے کیلئے معیار کی حیثیت رکھتا ہے۔ لیکن سخت حیرت کی بات ہے۔ کہ مولوی مظہر علی نے اس طریق فیصلہ کی طرف آنے کی اب تک جرأت نہیں کی بلکہ وہ تاریخوں کی بحث میں پڑ رہے ہیں۔ اور کبھی اسے قادیانیوں کے سر چیپک کر خطوط کی اہمیت کو زائل کرنے کی سعی فرما رہے ہیں۔

داخلی شہادت

مولوی مظہر علی اپنی "جان بچانے کیلئے جن تنکوں" کا سہارا لے رہے ہیں۔ ان کی قوت اور کمزوری سے ہمیں بحث نہیں لیکن ہمیں اندیشہ ہے کہ جو طریق کار وہ اختیار کر رہے ہیں۔ اس نے شکوک و شبہات کو بہت زیادہ قوی کر دیا ہے۔

اس معاملے میں سب سے پہلی بات یہ ہے کہ خطوط کا چربہ پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ یہ مولوی مظہر علی کا طرز کتابت ہے۔ دوسرے ان کا مضمون کچھ اس قسم کے "اسرار نہفتہ" اور مخصوص "اشارات و کنایات" پر مشتمل ہے کہ ان پر جعل سازی کا شبہ کرنا سخت دشوار ہے مثلاً پہلے خط میں مولوی محمد شفیع کو "نشیب و فراز" سمجھا دینا۔ مولوی ظفر علی خان کی قائدانہ حیثیت پر حاسدانہ تبصرہ کرنا۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے دلی اضطراب و بے قراری کا اظہار کرنا اور ان کی فطرت کے اس لطیف و باریک راز کی طرف اشارہ کرنا کہ انہیں مذہبی رنگ ہی میں قائل کیا جا سکتا ہے۔ یہ تمام امور پکار پکار کر کہہ رہے ہیں کہ ؎

بہر رنگے کہ خواہی جامہ مے پوش
من انداز قدت را مے شناسم

یہی حال دوسرے خط کا ہے۔ اس میں بھی ۱۹۳۵ء کے ہنگامہ پر درد واقعات کی طرف نہایت عجیب و غریب "اشارات" ہیں۔ اور "تطہیر حجاز" کی شہرہ آفاق احراری تحریک کے "نشیب و فراز" کا پورا چربہ موجود ہے۔ لیکن مولوی مظہر علی کہتے ہیں۔ کہ سب جعلی ہیں ؎

نہ بخت عقل ز حیرت کہ ایں چہ بوالعجبی است

ہاتوا برہانکم

افسوس ہے کہ مظہر علی صاحب "انکار" کیلئے جو "پہلو" اختیار کر رہے ہیں۔ وہ نہایت کمزور ہیں۔ اگر سوال ہوتا صرف ایک خط کا تو شائد تاریخوں کا "وکیلانہ فلسفہ" کام دیجاتا۔ اگرچہ خط کی "یک رنگی" کا پھر بھی کوئی جواب نہیں تھا لیکن اب معاملہ آ پڑا ہے۔ اٹھارہ خطوط سے اور ہر خط کی تاریخ کتابت کی بحث کو طے کرنا آسان نہیں ہے۔ دوسرے کامریڈ محمد حسین "فن ساز" نے خطوط کی صحت کے دعوے کا "ٹانکا" کچھ ایسی "مضبوط قلعی" سے لگایا ہے کہ وکیلانہ "موشگافیوں" سے اس کو کھولنا سہل نہیں ہے۔

ایک عذر یہ بھی ہے کہ "اشاعت خطوط" کی تہ میں مرزائی کام کر رہے ہیں۔ اور افسوس ہے کہ یہ عذر بعض گناہ سے بھی بدتر ہے! اسکے معنی یہ ہیں کہ احرار ہمیشہ مسلمانوں کو دھوکہ دینے اور اپنے جرائم سیاہ پر "قلعی" پھیرنے کیلئے قادیانیوں کو لمبی داڑھیوں سے "کوچی" تیار کیا کرتے ہیں۔ حالانکہ معاملہ یہ نہیں ہے کہ ان خطوط کی اشاعت کرنے والا کون ہے۔ بلکہ سوال یہ ہے کہ یہ خطوط اصلی ہیں یا نہیں؟ اگر اصلی ہیں تو احرار کی کیا سزا ہے۔ اور اگر نقلی ہیں تو کامریڈ محمد حسین کی کیا جزا ہے۔

کوئی ہندو ریاست ٹراونکور کے مندروں میں عبادت نہ کرے

بمبئی ۳ر فروری۔ بمبئی اسمبلی کے سناتنی امیدواروں کی حمایت اور مہاراجہ ٹراونکور کے اعلان کی مذمت کرنے کے لئے بمبئی کے سناتنیوں کا ایک جلسہ مادھو باغ میں منعقد ہوا حاضرین کے ایک حصہ نے مقررکے ان الفاظ کے خلاف آواز بلند کی جن کے ذریعے اس نے کانگرس اور دربار ٹراونکور کی مذمت کی تھی۔ اس مرحلہ پر جلسہ میں سخت انتشار پیدا ہو گیا۔ لوگوں نے کانگرسی نعرے بلند کرنے شروع کر دیئے۔ بہت سے حاضرین جلسہ گاہ سے اٹھ کر چلے گئے۔

صدر جلسہ سوامی دیوناگ آچاریہ نے لوگوں سے اپیل کی۔ کہ وہ جلسہ کی کارروائی کو آرام سے ہونے دیں۔ میٹنگ میں ایک ریزولیوشن پاس کیا گیا۔ کہ ہندو ریاست ٹراونکور کے کسی مندر میں عبادت نہ کریں۔ کیونکہ وہ اچھوتوں کے داخلہ سے ناپاک ہو گئے ہیں ایک ریزولیوشن کے ذریعے ریاستہائے میسور، کوچین، ترمودن اور کالی کٹ کو مبارک باد دی گئی۔ کہ وہ انہوں نے سوشل ریفارمروں کے مطالبہ کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنے دھرم کی حفاظت کی ہے۔

توہین عدالت کے متعلق نیا قانون

نئی دہلی ۳۰ر فروری۔ توہین عدالت کے متعلق قانون میں ترمیم کا جو بل اسمبلی میں پیش کیا گیا ہے۔ وہ لاہور ہائی کورٹ میں لالہ ہرکشن لال کے مقدمہ کا براہ راست نتیجہ کہا جاتا ہے۔ سر الیگزینڈر مڈیمن نے ہوم ممبر کی حیثیت میں اسمبلی میں یہ واضح اعلان کیا تھا۔ کہ ہائیکورٹ کسی شخص کو توہین عدالت کے جرم میں چھ ماہ سے زیادہ سزائے قید کا حکم نہیں دے سکتی۔ لاہور ہائی کورٹ نے ہوم ممبر کے اس نقطہ نگاہ کو مدنظر نہ رکھا۔ اور یہ دعویٰ کیا۔ کہ وہ غیر معین عرصہ تک قید کرنے کا اختیار رکھتی ہے۔

حکومت ہند نے اس معاملہ کو اپنے ہاتھ میں لیا۔ اور مختلف حکام کو آگاہ کیا۔ کہ قانون کے متعلق ان کا نظریہ اب نہیں ہے۔ لالہ ہرکشن لال کو چھ ماہ سے ایک دن زیادہ جیل میں رکھا گیا۔ شاید اس لئے کہ موجودہ قانون کی اس تشریح کو جو کہ لاہور ہائی کورٹ نے کی ہے۔ درست قرار دیا گیا ہو۔ بہرحال حکومت ہند کی طرف سے جو بل پیش کیا گیا ہے اس میں شک کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ ممبروں کی خواہش یہ ہے۔ کہ یہ بل جلد از جلد قانون بن جائے۔ اور حکومت کو یقین ہے کہ اسے ہاؤس کی حمایت حاصل ہوگی۔

اعلان نکاح

۲۹ر جنوری ۱۹۳۷ء مطابق ۱۵ر ذیقعدہ ۱۳۵۵ھ بروز جمعہ۔ انیس فاطمہ بنت بابو محمد حسن اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر کا نکاح محمد میاں ابن سید محمد علی صاحب مراد آباد کے ساتھ منشی سراج الدین کانپوری نے بہ تقرر مبلغ پانچسو روپیہ مہر بمقام چتوڑ گڑھ پڑھا۔ اللہ تعالیٰ فریقین کے لئے مبارک کرے۔ خاکسار سراج الدین کانپوری حال وارد چتوڑ گڑھ

اشتہار زیر دفعہ ۵۔ رول۔ ۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی شہر

بعدالت جناب لالہ منوہر لال صاحب سب جج مطالبہ خفیفہ راولپنڈی

دعویٰ دیوانی ۱۹ خفیفہ ۱۹۳۶ء

فرم ایم ایس کاکر شاہ اینڈ سنز رجسٹرڈ فرم بذریعہ سنت رام مختار عام فرم سکنہ راولپنڈی مدعی بنام

ملک عبدالمجید

دعویٰ -/۷۷ روپیہ

بنام ملک عبدالمجید ولد ملک غلام حسین پیشہ ٹھیکہ دار سکنہ حال قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور مدعا علیہ

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی ملک عبدالمجید مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے۔ اور روپوش ہے اس لئے اشتہار ہذا بنام مدعا علیہ مذکور جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مدعا علیہ مذکور تاریخ ۲۷ر فروری ۱۹۳۷ء کو بمقام راولپنڈی حاضر عدالت ہذا نہیں ہوگی۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔

آج بتاریخ ۲/۳ کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

(دستخط حاکم)

(مہر عدالت)

رعایت
دوستوں کے شدید تقاضہ پر
حیرت انگیز
گو یہ رعایت اخیر دسمبر کو دی جا چکی ہے مگر دوستوں کے شدید تقاضہ پر کہ بوجہ بڑے دنوں کی تعطیلات کے ہم سفر پر تھے اور بروقت رعایت کا علم نہیں ہو سکا اسلئے براہ کرم ایک دفعہ پھر
رعایت کا موقع دیا جائے۔ لہٰذا پبلک کے شدید مطالبہ پر ۱۰-۱۱-۱۲ فروری کو ایک دفعہ پھر یہ موقع دیا جاتا ہے اسلئے جو دوست ان تاریخوں پر اپنے خطوط ڈاکخانہ میں ڈالینگے انہیں حسب ذیل ادویہ نصف قیمت پر ملینگی
Digitized by Khilafat Library Rabwah
موتی سرمہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے
حضرت مسیح موعود کے خاندان مبارک میں بھی موتی سرمہ ہی مقبول ہے لہٰذا آپ کو بھی یہ موتی سرمہ ہی استعمال کرنا چاہئے
اکسیر البدن دنیا میں ایک ہی مقوی دوا ہے
ایک تجربہ کار ڈاکٹر کی رائے
اکسیر اکبر
اکسیر اکبر سے ۴۲ سالہ ۱۸ سالہ نوجوان بن گیا
اکسیر بواسیر
موتی دانت پوڈر
تریاق اعظم
رفیق زندگی
اکسیر معدہ
قبض کشا گولیاں
افیون چھڑاؤ گولیاں
اکسیر دمہ
اکسیر بچگاں
بال اڑانے کی خوشبودار دوائی
مچھر روف
ملنے کا پتہ:- مینیجر نور اینڈ سنز، نور بلڈنگس، قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں

جبل الطارق ۳ فروری۔ باغیوں کی ایک مسلح دخانی کشتی اور ایک جنگی جہاز کو بہت سا مال غنیمت ہاتھ آیا۔ جبکہ انہوں نے مدغہ کے قریب ایک سرکاری جہاز کو پکڑ لیا۔ اس جہاز میں کثیر مقدار میں متفرق سامان اور پٹرول تھا۔ یہ سامان اب سیوطہ میں اتارا جا رہا ہے۔

لنڈن ۳ فروری۔ سردار ہاشم خان وزیر اعظم افغانستان کل قصر بکنگھم میں ملک معظم سے ملاقات کے لئے گئے۔ وہ کچھ عرصہ تک بادشاہ کے پاس ٹھہرے رہے۔

ماسکو ۳ فروری۔ آل یونین کانگرس نے اعلان کیا ہے کہ اس وقت روس کے پاس ۷ ہزار جنگی طیاروں کا بیڑہ موجود ہے۔

پیرس ۳ فروری۔ معلوم ہوا ہے فرانس نے سال رواں کے میزانیہ کا توازن پورا کرنے کے لئے ریاستہائے متحدہ امریکہ سے ۱۷ ارب فرینک قرض لیا ہے۔

واشنگٹن ۳ فروری۔ صدر جمہوریہ امریکہ نے ہنگامی اختیارات کے ماتحت اعلان کیا ہے کہ امریکہ کے سیلاب زدگان کے لئے باہر کے ممالک سے جو ادویات یا سامان خورد و نوش آئے۔ اس پر کوئی محصول عائد نہیں کیا جائیگا۔ دریائے مسس سی پی کے کنارے پر کیرو کے شہر میں ابھی تک شدید خطرہ محسوس کیا جا رہا ہے سیلاب کا پانی بند کے اوپر کے کنارے تک پہنچ گیا ہے۔ اور پانی کی لہریں عام رکاوٹوں کی پشتوں سے زیادہ اونچی ہیں۔ حکومت کی طرف سے سیلاب زدہ علاقہ میں تحقیقات کے لئے جو کمیشن مقرر کیا گیا تھا۔ اس کا بیان ہے۔ کہ اس علاقہ میں دس لاکھ آدمی بے خانماں ہو گئے ہیں۔ امریکہ کا موجودہ سیلاب ایک ایسی مصیبت ہے جس کی نظیر تاریخ میں نہیں ملتی۔

میکسیکو ۳ فروری۔ تیل کے کارخانوں میں ۱۶ ہزار مزدوروں نے تنخواہوں میں اضافہ کے مطالبہ کی بنا پر ہڑتال کر دی ہے۔ ہڑتالیوں نے کارخانوں سے باہر نکلنے سے انکار کر دیا ہے۔ صورت حالات کی نزاکت کے پیش نظر حکام نے رقبہ متاثرہ میں فوج اور پولیس تعینات کر دی ہے۔ ہڑتالیوں کے ۲۹ سرغنوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

روما ۳ فروری۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ کوہ ایلپس کی سرحد پر جو اطالوی فوجیں متعین ہیں۔ ان پر فرانسیسی سرحد کے قریب برف کا ایک بہت بڑا تودہ گر گیا اس حادثہ کے نتیجہ میں ۱۹ آدمی ہلاک ہو گئے۔

پیرس ۳ فروری۔ وزیر جنگ فرانس نے ایوان منتخبین کے روبرو تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ میں نے ایک سکیم کابینہ کے حوالے کر دی ہے۔ جو نوجوانوں کی جبری تربیت۔ زائد افسروں کی پوری تربیت جنگ چھڑ جانے کی صورت میں آتشی دکت شین سازی کی رفتار بڑھانے اور سرحد کی طرف جانے والی نئی بڑی سڑکیں تیار کرنے کے لائحہ عمل پر مشتمل ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ یورپ کی خانہ جنگی ہو گی۔ ہم اس سے بچنے کی انتہائی کوشش کریں گے۔ لیکن ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم اپنی سرحدوں کو اتنا مستحکم کریں کہ کوئی ان کو شبدر نہ کر سکے۔ ہمارے تمام ہمسائے مسلح ہو رہے ہیں۔ اگر فرانس بے حس و حرکت پڑا رہا۔ تو دشمن اسے تر نوالہ سمجھ کر ہضم کر لے گا۔

میڈرڈ ۳ فروری۔ ۳۰ باغی طیاروں نے شمال مغربی محاذ پر بمباری کی اور سرکاری فوجوں پر زہریلی گیس کے بم پھینکے۔ سرکاری فوجوں کا بھاری نقصان ہوا۔

ٹوکیو ۳ فروری۔ حکومت جاپان نے سال رواں کے میزانیہ میں سے ۳ ارب ۴ چار کروڑ ین بری فوج کے لئے اور ۴ ارب ین بحری ضروریات کے لئے مخصوص کر دئے ہیں۔

میڈرڈ ۳ فروری۔ حکومت کی وفادار فوجوں نے مغربی محاذ پر ۴ باغی طیاروں کو مشین گنوں کے ذریعہ گرا لیا یہ طیارے جرمنی ساخت کے بیان کئے جاتے ہیں۔

ڈنزگ ۳ فروری۔ ڈنزگ کی پارلیمنٹ میں نازیوں کے مقابلہ میں سوشلسٹوں کو نمایاں کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ ڈنزگ میں حکومت پولینڈ کے دباؤ کی وجہ سے نازی اقتدار کا خاتمہ ہو رہا ہے۔

الٰہ آباد ۳ فروری۔ گورکھپور سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ جب انتخابی دورے کے سلسلہ میں پنڈت جواہر لال نہرو وہاں پہنچے۔ تو ان کی آمد کے فوراً بعد ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے زیر دفعہ ۱۴۴ پنڈت جی پر ایک حکم صادر کیا جس میں لکھا تھا۔ کہ وہ اپنے لیکچروں میں ملی بھیت کے دو والنٹیروں کے قتل کے متعلق کسی قسم کا اظہار خیال نہ کریں۔

بارسیلونا ۳ فروری۔ چند اطالویوں کو یہاں گرفتار کیا گیا ہے۔ یہ گرفتاریاں اس سازش کے انکشاف کے بعد عمل میں آئی ہیں جو خفیہ بریگیڈ کے ایجنٹوں کے ذریعہ جاسوسی انتظام تیار کی تھی تحقیقات کی جا رہی ہے۔

گوجرانوالہ ۳ فروری۔ گوجرانوالہ میں عوام الناس نے الیکٹرک سپلائی کمپنی کا مقاطعہ کر دیا ہے۔ یہ بائیکاٹ اتنا مکمل ہو گیا ہے۔ کہ کسی دکان یا گھر میں بجلی جلتی نظر نہیں آتی۔

نئی دہلی ۲ فروری۔ اسمبلی کے آج کے اجلاس کے ایجنڈا میں ریلوے کے متعلق ۸۷ لاکھ روپے کے ساتھ ضمنی مطالبات ایجنڈا پر موجود تھے۔ سر محمد یعقوب نے اظہار افسوس کیا۔ کہ ریلوے سے متعلق ماہرین کی کمیٹی میں ایک ہندوستانی بھی شامل نہیں کیا گیا۔ بعض دوسرے ارکان نے بھی تقریریں کیں۔ آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب کامرس اینڈ ریلویز ممبر نے بحث کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ ممبروں کو شکایت ہے کہ کمیٹی میں کسی ہندوستانی ماہر کو شامل نہیں کیا گیا۔ آپ نے کہا یہ کوئی سیاسی بحث نہیں۔ جس کے لئے ہندوستانی ماہر کی موجودگی ضروری ہو۔ اس کمیٹی کا مقصد یہ ہے کہ حکومت کو ریلوے کے امور کے متعلق مشورہ دیا جائے۔

لنڈن ۳ فروری۔ پارلیمنٹ میں ریجنسی کے قیام کے متعلق جو بل پیش کیا تھا۔ آج دارالعوام میں اس پر بحث ہوئی اور اس کی دوسری خواندگی ۴۰۵ آراء کے اتفاق اور ایک کی مخالفت سے منظور ہو گئی۔

لاہور ۳ فروری۔ اس وقت تک مختلف حلقہ ہائے انتخاب سے اتحاد پارٹی کے ۸۳ امیدوار کامیاب ہو گئے ہیں۔ بلا مقابلہ منتخب ہونے والے امیدواران سے علیحدہ ہیں۔ باقی ماندہ ۴۴ نشستوں میں ۲۸ اتحادی امیدواروں کی کامیابی یقینی ہے۔

لاہور ۳ فروری۔ آج تھانہ انارکلی کی پولیس نے میکلوڈ روڈ پر واقع قبرستان سے چار نعشوں کو قبروں میں سے برآمد کر کے بغرض پوسٹ مارٹم میو ہسپتال بھیجا۔ پولیس کو رپورٹ کی گئی تھی۔ کہ یہ موتیں زہر خورانی سے واقع ہوئی ہیں۔

امرتسر ۳ فروری۔ گیہوں حاضر ۳ روپے ۴ آنے سے ۳ روپے ۶ آنے تک۔ نخود حاضر ۲ روپے ۵ آنے کھانڈ دیسی ۷ روپے ۲ آنے سے ۸ روپے ۶ آنے تک کپاس ۶ روپے ۱۰ آنے روئی ۱۶ روپے ۴ آنے سونا دیسی ۳۶ روپے چاندی دیسی ۵۱ روپے ہے۔

لنڈن ۳ فروری۔ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ رومانیہ کی سرحد پر بہت سے نازی طلبہ کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ یہ لوگ بغاوت ہسپانیہ کے سلسلہ میں فسطائیت کا پراپیگنڈا کر رہے تھے۔ اور عوام کو فوج میں بھرتی کر کے ہسپانوی باغیوں کی امداد کے لئے بھیج رہے تھے۔

لاہور ۳ فروری۔ آج مسٹر ایسر ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں مسٹر گابا پنڈت روپ نرائن رینا۔ وغیرہ ملزمین کے خلاف پیپلز بنک کے سات لاکھ روپیہ کے غبن کے الزام میں مقدمہ کی مزید سماعت ہوئی۔ جب عدالت کی کارروائی ختم ہوئی۔ تو گورنمنٹ ایڈووکیٹ نے عدالت سے کہا۔ کہ اب کل سے روپ نرائن رینا کے گواہان صفائی کی شہادتیں ہونگی اس وقت پنڈت روپ نرائن نے کہا۔ کہ میں مقدمہ سے تنگ آ گیا ہوں۔ اور صفائی پیش کرنا نہیں چاہتا۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل ... سے شائع کیا